اجازت چاہی اور راضی خوشی رخصت ہو ماں کے گھر آئی۔ ایک ہفتہ برابر یہاں رہی اور جس جس بات میں باپ سے صلاح لینی تھی سب طے کیا۔

باپ نے پوچھا۔ عظمت نکل گئی؟

اصغری نے کہا۔ سب آپ کے طفیل سے بخیر انجام ہوا۔ نہ بڑے بھائی لاہور جاتے نہ اباجان آتے نہ یہ برسوں کا حساب طے ہوتا۔ نہ عظمت نکلتی۔

خاں صاحب نے پوچھا۔ اب گھر کا انتظام کیونکر ہوگا؟

اصغری نے کہا۔ ماما کے نکلتے ہی میں ادھر چلی آئی۔ اب انتظام کیا مشکل ہے۔ اسی عظمت کی خرابی تھی۔ اب میں سب دیکھ بھال لوں گی۔

خاں صاحب نے پوچھا۔ اور کیا کیا باتیں تم نے گھر میں ایجاد کیں؟

اصغری نے کہا۔ ابھی میں نے کچھ دیکھا سنا نہیں۔ شروع سے عظمت کا جھگڑا پیش آگیا۔ اب البتہ ارادہ ہے کہ ہر ایک بات کو سوچوں اور انتظام کروں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو خط کے ذریعہ سے اطلاع دیتی رہوں گی۔

خاں صاحب نے نکاح کے بعد سے اصغری کا دس روپے مہینہ مقرر کر دیا تھا۔

اصغری سے پوچھا کہ اگر تم کو خرچ کی تکلیف رہتی ہو تو میں کچھ روپیہ تم کو دیتا جاؤں؟

اصغری نے کہا، وہی دس روپے میری ضرورت سے زیادہ ہیں۔ بلکہ

http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/ahmad1949/0135
© Universitätsbibliothek Heidelberg